# DEPARTMENT OF URDU

## Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

DR. MUSTAFIZ AHAD
Assistant Professor
Mob- 9955722260, 9472079131

Email:- ahadmustafiz@gmail.com
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No:.........................

Date :...........................

B.A. Urdu (Hons) part I

Paper - II

TOPIC-: Dr. Md. Hasnain aur unki kitab

senf-e- inshaiya aur chand inshaiye

21/9/20

B.A. Urdu (Hons) Part I
Paper II

ڈاکٹر مستفیض احمد

## ڈاکٹر محمد حسنین اور انکی کتاب صنف انشائیہ اور چند انشائیے

ان کا پورا نام محمد حسنین ہے انکے والد کا نام محمد رشید تھا۔ موصوف ۲۰/ اکتوبر 1920ء کو عظیم آباد میں پیدا ہوئے اور ۱۰/ اکتوبر 1999ء کو اسلام آباد پاکستان میں انتقال کر گئے۔ ابتدائی تعلیم گھریلو ماحول میں ہوئی۔ لیکن آگے کی تعلیم پٹنہ یونیورسٹی سے مکمل کی۔ انہوں نے وہاں سے آئی اے، بی اے اور ایم اے کی تعلیم امتیازی نمبروں سے حاصل کیا۔ ایم اے کرنے کے بعد مرزا محمد علی فدوی کی شاعری پر ایک طویل اور بسیط مقالہ لکھ کر بہار یونیورسٹی مظفرپور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی حصول تعلیم کے بعد درس وتدریس سے وابستہ ہو گئے۔ وہ مگدھ یونیورسٹی گیا کے ریڈر ہوئے اور پھر صدر شعبہ اردو کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ وہ اپنے حلقۂ احباب میں ح۔م۔ اسلم عظیم آبادی سے معروف تھے۔ یہ ایک قابل ذکر تاریخی حقیقت ہے کہ ریاست بہار میں ڈاکٹر عظیم الدین احمد کو عربی، ڈاکٹر اقبال حسین کو فارسی اور ڈاکٹر سید محمد حسنین کو اردو کا پہلا پی ایچ ڈی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

طالب علمی کے زمانے سے ہی ڈاکٹر محمد حسنین میں علم و ادب کیلئے ایک مخصوص قسم کی تشنگی پائی جاتی تھی انہیں لکھنے لکھانے کا شوق اسکول کی زندگی سے ہی تھا۔ ہفتہ وار "پھول" (لاہور) ہفتہ وار "غنچہ" (بجنور) اور ماہنامہ "پیام تعلیم" میں ان کی چھوٹی چھوٹی کہانیاں جو طبع زاد یا انگریزی کہانیوں سے ماخوذ ہوتیں برابر شائع ہوتیں۔ کالج کی فضا اور چند ہونہار ادب پرست نوجوانوں کی صحبت میں ان کے ذوق ادب میں کھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ ان دنوں یہ اپنے قلمی نام ح۔م۔ اسلم سے کالج میں بے حد مقبول تھے۔ ان کے افسانوں میں ایک انفرادی رنگ تھا۔ ان کے افسانے "نکہت" گیا اور "صباح" پٹنہ میں شائع ہوتے تھے۔
ڈاکٹر محمد حسنین کی تخلیقات و نگارشات جواب تک مختلف رسالوں میں شائع ہو چکی ہیں یا جو کتابی شکل میں منظر عام پر آ چکی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ثریا کا خواب (طویل کہانی)
(۲) بہار کے چراغ (خاکے)
(۳) عالم برزخ کا مشاعرہ (تمثیل)
(۴) مرزا محمد علی فدوی (حیات اور شاعری) (تحقیقی مقالہ)
(۵) صنف انشائیہ اور چند انشائیے (تنقید)
(۶) ادب اور اصناف ادب (تنقید)
(۷) نئے پھول (افسانے)
(۸) نقش قدم ([illegible])
(۹) لو حالے (مقالے)

مذکورہ بالا تصانیف بالخصوص "صنف انشائیہ اور چند انشائیے" کے پیش نظر محمد حسنین کی طرز نگارش و اسلوب کا جائزہ مقصود ہے۔ اس سلسلے میں "نہار اردو نثر" کے پیش لفظ میں رشید احمد صدیقی لکھتے ہیں۔

"حسنین صاحب کے یہ ادبی خاکے بڑے دلچسپ ہیں، جزئیات پر ان کی نظر خوب پڑتی ہے۔ اور کلیات کی تعمیر میں ان سے کام بھی لیتے ہیں۔ تحریر شاعرانہ بھی ہے اور شاطرانہ بھی۔ بس محمد حسین آزاد سے ملتی جلتی۔"

افسانوں میں یہ رنگ و روغن یا انشا پردازی مفقود ہے۔ فنی اوصاف سے قطع نظر، اسلوب پر اختر اورینوی و محسن عظیم آبادی کی طرز نگارش کی چھاپ ہے۔ محمد علی فردوی تحقیقات سے متعلق ہے۔ ادبی تحقیقات عموماً "خشک" ادراک کا انداز بیان بالعموم کاروباری ہوتا ہے جہاں حقائق کی چھان بین ہوتی ہے وہاں ادبی لطافتوں کا فقدان بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر حسنین کی تحریر کا بھی وہی عالم ہے۔

انشائیہ ان کا پسندیدہ موضوع تھا۔ فن انشائیہ سے متعلق ڈاکٹر حسنین یوں رقمطراز ہیں

"انشائیہ نگار کا تعلق سنجیدہ ادب سے نہیں ہوتا ہے، ادب لطیف سے ہوتا ہے اور یہ تعلق بہت گہرا ہوتا ہے۔ ان کی زبان اور ان کا دماغ شاعرانہ ہوتے ہیں۔ مثلاً سائنس دان کے نہیں ہوتے۔ وہ ادب لطیف کی خاک سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی کی خاک اڑاتے ہیں۔ اس گہرے تعلق سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ سنجیدہ ادب کی لہریں اس کے لئے آؤٹ آف باؤنڈ ہوتی ہیں۔ یا فلسفہ و حکمت علوم اور سائنس جیسے شعبہ ہائے ادب سنجیدہ کے پاس انشائیہ نگار کا پھٹکنا بھی محال ہے۔ وہ ادب کے ہر شعبہ اور زندگی کے ہر گوشے میں پہنچ سکتا ہے اس کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں وہ آزاد اور خود مختار ہے۔"

ڈاکٹر حسنین یوں تو مختلف موضوعات پر لکھتے رہے لیکن ان کا اصل میدان انشائیہ تھا۔ ان کی مرتبہ کتاب بہت مشہور ہے اور ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں داخل نصاب بھی ہے۔ حسنین ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے انشائیہ کے ابہام کی تفہیم کی کوشش کی۔ اور اس کے حدود متعین کرنے چاہے۔ وزیر آغا اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں بلاشبہ اہم کام کئے لیکن حسنین کی کاوشیں

تاریخی اعتبار سے معلوماتی ہیں۔ دیوان الانشائیہ ایک صنف ہے جو آج بھی ادبا کے درمیان موضوع بحث ہے۔ دوسرے امور کے علاوہ طنز و مزاح سے اس کا کیا رشتہ ہے سنجیدہ مضامین سے اس کا کیا تعلق ہے۔ دیگر صنفوں سے الگ اس کے امتیازات کیا ہیں اس پر حسنین صاحب نے اچھی بحث کی ہے۔ اب جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا ہے اس صنف کی تفہیم میں اضافے کی کوشش مزید ہو رہی ہے۔ اس مضمون میں ان کے مطالعات کی بحث تعین کیا جا رہا ہے۔ جس کا ذکر اس سے محمد حسنین نے اس صنف کو اعتبار کا درجہ دینے میں پہل کی وہ تاریخی واقعہ ہے جسکی پذیرائی ہوتی رہے گی۔ موصوف نے خود بھی انشائیے لکھے ہیں اور ان کا ایک مجموعہ بھی طبع ہو چکا ہے لیکن متعلقہ مجموعے کے انشائیوں کا جائزہ ابھی تک نہیں لیا جا سکا ہے۔

آخری صفحہ پر تبصرات کے تحت ڈاکٹر محمد حسنین سے متعلق مشاہیر ادب کے اقوال درج ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی لکھتے ہیں۔

"آپ نے اچھی چیزیں یکجا کر دی ہیں اور اپنے دلچسپ مقدمہ میں ایک صنف نثر کے خدوخال کا تعین بھی کر دیا ہے۔ جو طلبا کیلئے بے حد مفید ہوگا۔"

نیاز فتح پوری کا بیان اس طرح ہے۔

"اس کتاب میں انشائیے کے عمدہ نمونے ملک کے مشہور اہل قلم کے لکھے ہوئے جمع کر دیے ہیں اور ابتداء میں ایک مشہور مقدمہ لکھ کر اس صنف کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔"

ڈاکٹر اعجاز حسین سابق صدر شعبہ اردو کا بیان بھی ملاحظہ کریں۔

"یہ کتاب اپنی نوعیت کے لحاظ سے قابل قدر اور معلومات سے پُر ہے۔ الادب انشائیہ کے عنوان کے مختلف و معیاری اہل قلم کے منفرد انشائیے شامل کر کے مرتب نے اس کو بڑی کار آمد چیز بنا دیا ہے۔"

[illegible signature]
20/7/20